ہفتہ وار رسالہ: 217
WEEKLY BOOKLET-217

ربیعُ الاوّل 1442ھ کے مدنی مذاکروں میں "جمالِ مصطفےٰ"
کے موضوع پر ہونے والے امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے
بیانات مع ترمیم و اضافہ
بنام

حسن و جمالِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صفحات 40

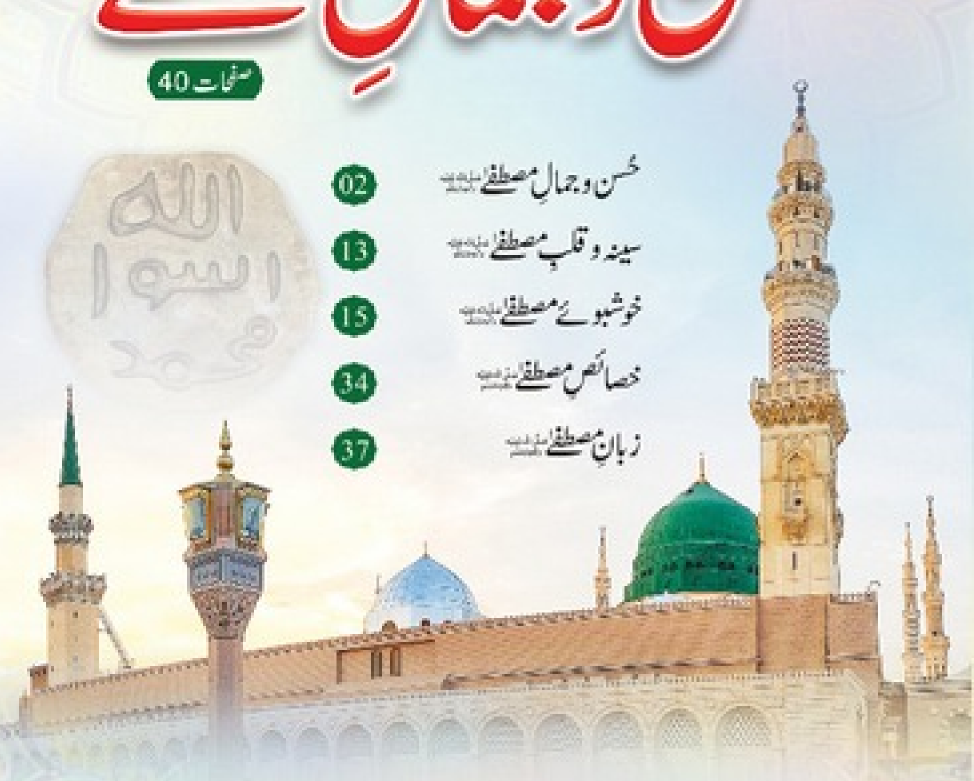

حسن و جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم 02
سینہ و قلبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم 13
خوشبوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم 15
خصائصِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم 34
زبانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم 37

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حُسن و جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 40 صفحات کا رسالہ ”حُسن و جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم“ پڑھ یا سُن لے، اُسے مرتے وقت اپنے پیارے پیارے حسین و جمیل آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جلوہ دِکھا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّیْن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

مشہور وَلِیُّ اللہ حضرتِ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جنّت کی اَصل نورِ محمدی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہے لہٰذا جنّت اُس نور کی طرف اِس طرح شوق رکھتی ہے جس طرح بچہ اپنے باپ کی طرف شوق رکھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذِکرِ خیر جب جنّت سنتی ہے تو خوش ہو کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف لپکتی ہے کیونکہ وہ آپ ہی سے سیراب ہوتی ہے، وہ فرشتے جو جنّت کے اَطراف (Sides) اور دَروازوں پر مقرر ہیں۔ وہ ہر وقت نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک ذِکر اور دُرود شریف پڑھنے میں مشغول رہتے ہیں، اِس سے جنّت اُن کی مشتاق (یعنی آرزومند) ہو کر اُن کی طرف جاتی ہے چونکہ فرشتے جنّت کے اَطراف میں ہیں اِس لئے جنّت چاروں سَمت پھیل جاتی ہے اگر اللہ پاک کا اِرادہ نہ ہوتا اور اُس نے جنّت کو روکے نہ رکھا ہوتا تو جنّت حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک ظاہری زندگی میں نکل کر آجاتی اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جہاں تشریف لے جاتے جنّت بھی وہاں جاتی مگر اللہ پاک نے جنّت کو روک دیا تاکہ اِس پر ایمان بالغیب حاصل ہو۔ (الابریز، 2/337)

اعلیٰ حضرت، عاشقِ ماہِ رسالت، امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کیا خوب لکھتے ہیں:

جنّت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ و بُو اے گُل ہمارے گُل سے ہے گُل کو سوالِ گُل

شرحِ کلامِ رضا: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ اِتنے خوبصورت (Beautiful) ہیں، اِتنے خوبصورت ہیں، اِتنے خوبصورت ہیں کہ جنّت بھی آپ سے خوبصورتی اور خوشبو کی طلبگار ہے، اے باغ میں کھلنے والے پُھول! تُو بھی گُلشنِ رسالت کے مہکتے پُھول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے خوبصورتی کی بھیک مانگ لے۔

دیکھ رِضواں دَشتِ طیبہ کی بہار میری جنّت کا نہ پائے گا جواب
سر سے پا تک ہر اَدا ہے لاجواب خوبرویوں میں نہیں تیرا جواب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حُسن و جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(1 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے پیارے پیارے، آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو وہ حُسن و جمال عطا فرمایا ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی، اور مثال ملے بھی کیسے؟ کیونکہ اللہ پاک نے آپ جیسا حسین و جمیل (Most Beautiful) کوئی اور بنایا ہی نہیں، حُسن و جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسا تھا کہ کوئی کہتا ہے چہرۂ مبارک چاند جیسا ہے تو کوئی کہتا ہے کہ رُخِ روشن سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں تو کوئی کہتا ہے آپ سے بڑھ کر ”خوبصورت“ دُنیا میں آیا ہی نہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، عاشقِ ماہِ رسالت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے چار زبانوں میں لکھے ہوئے بے مثال کلام میں فرماتے ہیں:

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

شرحِ کلامِ رضا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ جیسا حسین و جمیل (Most Beautiful)

کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جیسا کوئی خوبصورت پیدا ہوا ہی نہیں، ساری کائنات کی بادشاہت کا تاج آپ ہی کے مبارک سر پر ہے اور میں آپ کو دونوں جہانوں کا ”شہنشاہ“ (Emperor) مانتا ہوں۔

اللہ اللہ شہِ کونین جلالت تیری ‏ ‏ ‏ ‏ فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی شاعری عین قرآن وحدیث کے مطابق ہے چنانچہ صحاح ستّہ (یعنی احادیثِ مبارکہ کی 6 اہم کتابوں) میں سے مشہور کتاب ”ترمذی شریف“ میں ہے: اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میرے دو وزیر (Vizier) جبرئیل ومیکائیل (علیہما السلام) آسمان میں ہیں اور میرے دو وزیر ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) زمین میں ہیں۔ (ترمذی، 5/382، حدیث: 3700)

اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم زمین وآسمان کی سلطنت کے ”عظیم الشان بادشاہ“ ہیں کیونکہ وزیر بادشاہ ہی کے ہوا کرتے ہیں اورآپ کی بادشاہت بھی کیسی عظمت وشان والی ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں: بُخاری شریف حدیث نمبر 1344: ”اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ“ یعنی مجھے زمینی خزانوں (Worldly Treasures) کی چابیاں عطا فرمادی گئیں۔ (بُخاری، 1/452، حدیث: 1344) پھر ہم کیوں نہ جھوم جھوم کر پڑھیں:

اُنہیں خدا نے کیا اپنے مُلک کا مالک ‏ ‏ ‏ ‏ اُنہیں کے قبضے میں رَب کے خزانے آئے ہیں
یہ کس شہنشہِ والا کی آمد آمد ہے ‏ ‏ ‏ ‏ یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے
مکی مرحبا! ‏ ‏ ‏ ‏ مدنی مرحبا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

صحابیِ رسول، سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللہ یعنی اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار حضرتِ خالد بن ولید رضی اللہُ عنہ سے ایک قبیلے کے سردار نے پوچھا: اپنے نبی کا حُسن وجمال بیان کیجئے۔ فرمایا: میں تفصیل سے بیان نہیں کر سکتا، اُس نے عرض کیا: مختصر سا بیان کر دیجئے۔ فرمایا: جیسا بھیجنے والا خُدا ہے اِسی اعتبار سے اُس کا رسول بھی باکمال ہے۔ (المواہب اللدنیہ، 2/5 مفہوما)

سبحانَ اللہ! کوزے میں سمندر بند کر دیا۔ یعنی جسے بھیجنے والا خدا ہے اور پھر وہ خدا کا محبوب بھی ہے تو پھر اس کے حسن و جمال کا اندازہ خود ہی لگالیں۔

جس کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حُسن و جمال　　اے حسین تیری اَدا اُس کو پسند آئی ہے
باغِ جنت میں نرالی چمن آرائی ہے　　کیا مدینے پہ فدا ہو کے بہار آئی ہے

مشہور ثناخوانِ رسول، صحابیِ رسولِ مقبول، حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہُ عنہ حُسن وجمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم یوں بیان فرماتے ہیں:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِىْ　　وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ　　كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین و جمیل (Most Beautiful) شخص دیکھا ہی نہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! آپ جیسا خوبصورت آج تک کسی عورت نے پیدا ہی نہیں کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! اللہ پاک نے آپ کو ہر عَیب (Defect) سے پاک پیدا فرمایا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! جیسا آپ چاہتے تھے ویسا ہی آپ کو پیدا کیا گیا۔" (روح المعانی، پ 11، تحت الآیۃ: 2، 11/83)

جس کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حُسن و جمال
اے حسین تیری اَدا اس کو پسند آئی ہے

کسی اور محبت والے نے بھی کیا خوب لکھا ہے:

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی   خدا کا قُرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

ہر صحابیِ نبی.................. جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی................ جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی................ جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی................ جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی .... جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی .... جنّتی جنّتی
ہیں حسن حسین بھی .... جنّتی جنّتی
ہیں معاویہ بھی .... جنّتی جنّتی
اور ابو سفیان بھی.................. جنّتی جنّتی
والدینِ نبی .... جنّتی جنّتی

اے عاشقانِ حُسن و جمالِ مصطفےٰ! ایک بُزرگ فرماتے ہیں: ہمارے لئے صاحبِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا سارا حُسن و جمال ظاہر ہی نہیں ہوا اگر سب ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دیکھ ہی نہ سکتیں۔ (مواہب لدنیہ 5/2)

صاحبِ حُسن و جمال، نور والے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے ابو بکر! میری حقیقت میرے رَب کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔ (مطالع المسرات، ص 133)

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے   ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو
اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو   وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(ذوقِ نعت، ص 105، 104)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، عاشقِ ماہِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ

نے حُسن و جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اِن الفاظ میں کیا خوب بیان کیا ہے:

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مِصر میں انگشتِ زناں سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

شرحِ کلامِ رضا: حضرتِ یوسف علیہ السلام کو پردے میں چُھپا کر عورتوں کے ہاتھوں میں لیموں یا سیب کاٹنے کے لئے دیئے گئے تھے پھر حضرتِ یوسف علیہ السلام کا جلوہ دِکھا کر لیموں کاٹنے کا حکم دیا گیا لیکن جیسے ہی اُنہوں نے حضرتِ یوسف علیہ السلام کا جلوہ دیکھا تو سب کی سب ہَکی بَکی رہ گئیں اور لیموں کاٹنے کے بجائے اپنی اُنگلیاں کاٹ بیٹھیں اور اُنہیں پتا بھی نہ چلا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ یوسف علیہ السلام کا حُسن و جمال دیکھ کر اُنگلیاں کٹیں اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حُسن و جمال دیکھ کر نہیں بلکہ صرف نامِ مبارک پر انگلیاں نہیں عرب کے بڑے بڑے جوان اپنے سر کٹاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(3 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

اے عاشقانِ رسول! عام طور پر انسان کے چہرے سے اس کے خوبصورت ہونے یا نہ ہونے کا اندازہ لگایا جاتا ہے، اِس دُنیا میں بڑے "حَسین" پیدا ہوئے، کسی کا حُسن اُس کے خاندان میں مشہور ہوا تو کسی کا اُس کے علاقے، شہر یا گاؤں وغیرہ تک اور اگر کوئی بہت زیادہ خوبصورت ہوا تو مُلک بھر میں اُس کی خوبصورتی کے چرچے ہوئے، لیکن اِس کائنات میں سب حسینوں سے بڑھ کر ایک خوبصورت، حسین و جمیل تشریف لانے والا ایسا بھی ہے جس کی خوبصورتی اُن کے خاندان و علاقہ تک ہی مَحدود نہ رہی بلکہ ساری کائنات اُس کے حُسن و جمال کی مُعترِف (یعنی ماننے والی) ہے۔ نہ صِرف اُن کی ظاہری حیات میں بلکہ سینکڑوں سال گُزر جانے کے بعد آج بھی اُن کے حُسن و جمال کے چرچے (یعنی شُہرت) کی عرب و عجم میں دُھوم

دَھام ہے۔ اپنے تو اپنے دُشمن بھی اُن کی سیرت و صُورت میں آج تک کوئی نَقص (Fault) بیان نہیں کر سکے۔ بیان کرتے بھی کیسے؟ کیونکہ خالقِ کائنات نے اُنہیں حُسن ہی ایسا عطا فرمایا ہے کہ جو اُن کو دیکھتا ہے وہ اُن پر قربان ہونے کو تیار ہو جاتا ہے۔ سرِ مبارک سے پاؤں مبارک کے ناخنوں تک ایسے حسین و جمیل کہ حُسن بھی اِس پر ناز کرے اور وہ صاحبِ حُسن و جمال محبوبِ ربِّ ذُوالْجَلال، اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں، اللہ کریم کے پیارے نبی حضرتِ یوسف علیہ السلام ساری مخلوق میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے مگر اللہ کریم کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِن سے بھی کئی گُنا بڑھ کر حسین و جمیل تھے کیونکہ حضرتِ یوسف علیہ السلام کو "حُسن" کا ایک جُز (یعنی حصہ) ملا، جبکہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو "حُسنِ کُل" (یعنی مکمل خوبصورتی) عطا ہوئی۔ سورج، چاند، ستارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نور سے خیرات لے کر آسمانِ دُنیا پر چمکتے ہیں۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالْ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرْ   مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرْ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یعنی اے حُسن و جمال والے! اے تمام لوگوں کے سردار! اے وہ جن کے مبارک روشن چہرے سے چاند روشنی حاصل کر کے چمک رہا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایسی شان بیان کی جا سکے جیسا اُس کا حق ہے، اللہ پاک کے بعد آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی سب سے بُزرگ (یعنی عظمت والے) ہیں۔ ساری مخلوق میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے بڑے ہیں۔ یہ رُباعی (یعنی چار مصرعے) آج کل کے کسی شاعر کے نہیں بلکہ اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں: کسی نے اِس رباعی کی نسبت شاہ عبد العزیز محدِّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کی ہے تو کسی نے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کی ہے اور زیادہ

تر علماء کا خیال ہے کہ یہ رُباعی (یعنی چار مصرعے) علامہ جامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت کے والدِ ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ انوارِ جمالِ مصطفےٰ صفحہ 115 پر فرماتے ہیں: انسانوں کی عقلوں کی کیا بِساط (یعنی طاقت) جو نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تاب لاسکیں۔ (یعنی اِس کو برداشت کر سکیں۔) کچھ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جنّتی حُور کا کنگن (Bangle) ظاہر ہو تو سورج کی روشنی مٹا دے، جیسے سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔ پس صُورتِ محمدی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) جنّتی حُور سے ہزار دَرجے روشن تر ہے اُس کے دیکھنے کی کون تاب لاسکے۔ (انوارِ جمالِ مصطفےٰ، ص114)

کیا مُنہ ہے آئینہ کا تِری تاب لا سکے
خورشید پہلے آنکھ تو تجھ سے مِلا سکے

یعنی آئینہ کیا حیثیت رکھتا ہے کہ آپ کے چہرے کی چمک دَمک برداشت کر سکے۔ خورشید (یعنی سورج) پہلے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے آنکھ ملانے کے قابل ہو جائے۔ پھر آئینے کی بات کریں گے۔ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(ذوقِ نعت، ص204)

اے عاشقانِ رسول! پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حُسن وجمال پر پردے ہیں، اگر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حقیقی حُسن وجمال ظاہر ہو جائے تو دنیا والے اُس کی ایک جھلک بھی برداشت نہ کر سکیں گے۔ بُخاری شریف میں ہے: حضرتِ بَراء بن عازِب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خوبصورتی میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور اَخلاق میں سب لوگوں سے بڑھ کر اَچھے اخلاق والے تھے۔

(بخاری، 2/487، حدیث:3549)

حضرتِ بی بی اُمِّ مَعْبَد رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دُور سے نہایت خوبصورت اور قریب سے نہایت شیریں (یعنی میٹھے میٹھے) اور حَسین لگتے تھے۔ (دلائل

النبوۃ للبیہقی، 1 / 279) حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ حَسین و جمیل کسی کو نہیں دیکھا۔ (شمائل ترمذی، ص86، حدیث: 116)

خامۂ قُدرت کا حُسنِ دَستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سَنواری واہ واہ

شرحِ کلامِ رضا: اللہ پاک کی قدرت کے قلم کی شان و شوکت کے بھی کیا کہنے! کہ اُس نے کتنے ہی دِلکش و دِلرُبا انداز میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بے مثال ولاجواب صُورتِ پاک بنائی ہے۔

نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بارے میں بڑی پیاری بات

حضرتِ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نور والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نورِ مبارک مارچ کے مہینے میں تین مرتبہ تمام بیجوں پر اپنی خوشبو ڈالتا ہے جس کی برکت سے اُن بیجوں میں پھل پیدا ہوتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نورِ مبارک نہ ہوتا تو یہ پھل بھی پیدا نہ ہوتے، دوسروں کا تو ذکر ہی کیا؟ جب حضرتِ آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے اُس وقت دَرختوں کے پھل نکلنے کے فوراً بعد زمین پر گر جاتے تھے تو اللہ پاک نے اُن پھلوں کو باقی رکھنے کے اِرادے کے تحت اُنہیں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سیراب (Satiate) کیا جس کے باعث دَرختوں کے پھل پکنے کے بعد بھی درختوں کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ (الابریز: 2/186، 193)

اے عاشقانِ رسول! پتا چلا کہ جو ہم میٹھے میٹھے پھل کھاتے ہیں ان میں بھی نورِ محمدی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کرنیں موجود ہیں۔ ان میں بھی نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی برکتیں ہوتی ہیں۔

کیا نورِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چہرۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(4ربیع الاوّل1442کو ہونے والا بیان)

اے عاشقانِ میلادِ مصطفےٰ ! اِنسان کے جسم میں سب سے زیادہ معزّز عُضو "چہرہ" (Face) ہے کیونکہ بندہ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے توچہرے ہی کی طرف نظر جاتی ہے۔ صحابیِ رسول، حضرتِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمدان کی ایک خاتون نے مجھے بتایا کہ میں نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے، میں نے کہا: حضورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک چہرہ کیسا تھا؟ تواُس نے کہا: چودھویں رات کے چاند کی طرح، ایسا چہرہ نہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

(مدارج النبوۃ، 2/5)

صحابیِ رسول، مولیٰ علی مُشکل کُشا، شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ مبارک میں کُچھ گولائی تھی۔ (یعنی مکمل طور پر مبارک چہرہ گول نہ تھا اور یہ بات اہلِ عرب میں بہت پسندیدہ ہے۔) (مواہب لدنیہ، 2/8)

"اَلشِّفَاء بِتَعْرِیفِ حُقُوقِ الْمُصْطَفٰی" میں ہے: اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رنگ مبارک سفید، سُرخ ڈورے والی کالی اور کُشادہ مبارک آنکھیں، لمبی پلکیں (Long Blessed Eyelashes)، روشن چہرہ، باریک اَبرو (Thin Blessed Eyebrows)، گول چہرہ (Holy Face) اور کُشادہ پیشانی مبارک (Wide Blessed Forehead) تھی۔ (الشفاء، ص59)

ایک روایت میں ہے: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا دَمکتا تھا۔ (جواہر البحار (مترجم)، 3/252)

روئے بدرالدجیٰ دیکھتے رہ گئے　　چہرۂ وَالضُّحٰی دیکھتے رہ گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہمارے نور والے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کئی بُزرگوں نے بَدر "یعنی چودھویں رات کے چاند" سے تشبیہ دی ہے کیونکہ چودھویں کے چاند کو مکمل طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ چودھویں کے چاند کو بَدر اور پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک ہلال کہتے ہیں اور اِسی سے رؤیتِ ہلال کا لفظ نکلا ہے۔ یہ سب سے باریک ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک مبارک نام "بَدر" بھی ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مکے سے مدینے کی طرف ہجرت فرمارہے تھے تو "ثنیات الوداع" کے مقام پر بچیوں نے اِسی مبارک نام سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا استقبال بھی کیا تھا۔ اور وہ یہ کلام پڑھ رہی تھیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

ترجمہ: ہم پر بدر (یعنی چودھویں کا چاند) ثنیات الوداع کی پہاڑیوں سے طُلوع (یعنی ظاہر) ہوگیا ہے، ہم پر شُکر ادا کرنا لازم ہے جب تک دُعا کرنے والے دُعا کرتے رہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک پارہ 30 سورۃُ الضُّحیٰ میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَالضُّحٰىۙ ① وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰىۙ ② ترجَمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔ (پ30، الضحیٰ:1-2)

حضرتِ شاہ عبدالعزیز محدّثِ دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ عزیزی، جلد 4 صفحہ 411 پر فرماتے ہیں: بعض مفسرین کے نزدیک "ضُحیٰ" سے مُراد پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے میلادِ پاک کا دِن ہے، جبکہ "لَیْل" یعنی رات سے مُراد شبِ معراج ہے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں: "ضحیٰ" سے مُراد سیدِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رُخِ انور (یعنی چہرۂ مصطفےٰ) ہے "لَیْل" سے مُراد آپ کے بال مبارک (Holy Hair) ہیں جو کہ سیاہی میں رات

کی طرح ہیں۔ (تفسیرِ عزیزی، 4/411) بارگاہِ رسالت میں حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کرتے ہیں:

دِکھا دیجے شہا پُرنور چہرہ
صفت میں جس کی وَالشَّمس اور ضُحٰی ہے

اے عاشقانِ رسول! سورج اور چاند سے تشبیہ دینا عرب کے رَسم و رواج کے مطابق ہے ورنہ سچی بات یہ ہے کہ کوئی بھی چیز پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صورت و سیرت کی مثال بَن ہی نہیں سکتی۔ کسی شاعر نے کتنا پیارا شعر کہا ہے:

چاند کی طرح ان کو ہم کہیں تو مجرم ہیں
کیونکہ اُن کی چوکھٹ پر چاند خود سوالی ہے
ہر طرف مدینے میں بھیڑ ہے فقیروں کی
ایک دینے والا ہے کُل جہاں سوالی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب *** صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک چہرہ (Holy Face) آئینے (Mirror) کی طرح ہو جاتا جس میں دَر و دیوار اور لوگوں کے چہروں کا عکس (Shadow) جھلکنے لگتا۔ (مدارج النبوۃ، 1/6) یعنی جو چیزیں وہاں موجود ہوتیں وہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرے سے نظر آنے لگتیں یعنی جھلکنے لگتیں۔

اُٹھا دو پردہ دِکھا دو چہرہ کہ نُورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

شرحِ کلامِ رضا: اے نور والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے چہرہ پُرنور سے پردہ ہٹا کر شربتِ دیدار پلا دیجئے، جب سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک چہرہ پردے میں ہے زمانے میں اندھیرا سا چھا گیا ہے۔ کاش! کاش! صد کروڑ کاش!

سکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری
للہ! مجھے اپنے نظاروں میں گمانا
جب دَم ہو لبوں پر اے شہنشاہِ مدینہ
تم جلوہ دِکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا
آقا مِرا جس وقت کہ دَم ٹوٹ رہا ہو
اُس وقت مجھے چہرۂ پُرنور دِکھانا
(وسائلِ بخشش، ص352)

قلب و سینۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

(5ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ایک مرتبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: یااللہ پاک! تُو نے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل (یعنی دوست) ہونے، حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام (یعنی بات) کرنے کا شرف عطا فرمایا ہے، حضرتِ داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں اور لوہے کو اور حضرتِ سلیمان علیہ السلام کے لئے جِنّات، انسان اور تمام حیوانات کو فرمانبردار کردیا ہے، تو مجھے کونسی فضیلت و بُزرگی سے خاص فرمایا ہے؟ اِس پر سورۂ ”اَلَمْ نَشْرَحْ“ نازل ہوئی جس میں اِرشاد ہوا:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾

(پ30، الم نشرح: 1 تا 4)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کُشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کردیا۔

گویا اِرشاد فرمایا گیا: ”اے حبیب! صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اگر ہم نے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو آپ کی خاطر ہم نے آپ کا سینہ علم و حکمت اور معرفت (یعنی اپنی پہچان) کے نُور سے کھول دیا ہے اگر ہم نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کا شَرف عطا کیا تو آپ کو لامکاں (معراج کی رات اپنے پاس) بُلا کر اپنا دیدار عطا فرمایا ہے اگر ہم نے حضرتِ داؤد اور حضرتِ سلیمان علیہما السلام کو دُنیا کی چند چیزوں پر حکومت بخشی ہے تو آپ کو آسمانوں کی حکومت عطا فرمائی ہے کہ وہاں کے فرشتے خادِموں کی طرح آپ کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں۔ (الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح، ص14، ملتقطاوملخصا)

رفعِ ذکرِ جلالت پہ اَرفع دُرود　　شَرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دِل سمجھ سے وراہے مگر یوں کہوں　　غنچۂ رازِ وَحدت پہ لاکھوں سلام

شرحِ کلامِ رضا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کے پیارے پیارے اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان و عظمت کی بُلندی کا جو ذکر فرمایا ہے اُس پر بڑے دُرود ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سینۂ بے کینہ کو جو شَق کیا (یعنی کھولا) گیا آپ کے اُس عظیم الشان معجزے پر لاکھوں سلام ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کے سینۂ پاک کی عظمت و شان میری عقل کی بُلندیوں سے بُلند و بالا ہے میں تو صِرف اِتنا ہی کہتا ہوں کہ یہ مبارک سینہ اللہ پاک کے چُھپے رازوں کا خزینہ ہے اِس پر لاکھوں سلام ہوں۔

اے کاش! صد کروڑ کاش! ماہِ میلاد کے اِن مبارک دِنوں کے صدقے حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان ابن امام احمد رضا خان رحمہما اللہ کی مبارک تمنّا ہمارے حق میں قبول ہو جائے۔

رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اِتنے کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ میلادِ رسول! حضرتِ جبریل علیہ السلام نے شَقِّ صدرِ مبارَک (یعنی مبارک سینۂ بے کینہ کو چاک کرنے یعنی کھولنے) کے بعد پاکیزہ دل کو جب آبِ زمزم سے دھویا تو فرمایا: اِس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سنتے ہیں۔

(فتح الباری ج14 ص407، تحت الحدیث:7517)

غزالیِ زماں علامہ سیِّد احمد سعید کاظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مبارَک دل کے یہ کان اور آنکھیں دُنیا کی وہ چیزیں جو محسوس کی جاسکیں اُن سے بہت ہی آگے کی حقیقتوں کو دیکھنے اور سننے کے لیے ہیں جیسا کہ خود حضور رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سُن سکتے۔ (مقالاتِ کاظمی، 1/160، بتغیر)

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا   اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص300)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

مبارک سینہ اور پیٹ شریف

حجۃ الاسلام حضرتِ امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ہم سب کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک سینہ (Holy Chest) کُشادہ (یعنی چوڑا) تھا۔ بعض حصے کا گوشت بعض پر چڑھا ہوا نہیں تھا بلکہ شیشے کی مانند برابر اور چاند کی طرح سَفید تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک سینہ کے اُوپر والے حصے سے ناف شریف تک باریک دَھار کی طرح بالوں کا ایک خط ملا ہوا تھا (یعنی بالوں کی لکیر سی بنی ہوئی تھی) اور اِس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاکیزہ سینے اور پیٹ مبارک پر کوئی بال نہیں تھا۔ (احیاء العلوم، 2/470)

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک پیٹ اور سینۂ مبارک برابر تھے۔ نہ تو پیٹ شریف سینۂ پاک سے اور نہ سینۂ پاک پیٹ شریف سے بُلند تھا۔ حضرت بی بی اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک پیٹ کو دیکھا گویا کاغذ ہیں ایک دوسرے پر رکھے ہوئے اور تہہ کیے ہوئے۔ (جواہر البحار (مترجم)، 3/263)

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا   اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

خوشبوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(6 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

جا کے صبا تو کوئے محمد   لا کے سونگھا خوشبوئے محمد

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جیسے حُسن و جمال میں بے مثال تھے ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشبو بھی لاجواب تھی۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسمِ پاک سے ایسی بھینی بھینی خوشبو آتی تھی کہ پہچاننے والے یہ جان لیتے تھے کہ اَبھی یہاں سے اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم گزرے ہیں۔

عنبر زمیں عبیر ہوا مشکِ تر غبار! ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہ گزر کی ہے

شرحِ کلامِ رضا: اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جہاں سے تشریف لے جائیں تو اُس جگہ سے گزرنے کی ایک چھوٹی سی نشانی یہ ہوتی کہ وہ زمین اور وہاں کی ہوا مُشک و عنبر (Musk and Amber) اور عبیر جیسی بہترین خوشبوؤں سے بھی زیادہ خوشبو دار ہو جاتی ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عنبر بہت قیمتی خوشبو ہے جو مخصوص مچھلی سے حاصل کی جاتی ہے۔ عبیر بھی ایک مخصوص خوشبو دار پاؤڈر ہے جو چند خوشبوؤں صندل وغیرہ سے مِلا کر تیار کر کے کپڑوں پر چِھڑکا جاتا ہے، جیسے آجکل باڈی اِسپرے آتے ہیں۔ مشک نہایت قیمتی خوشبو ہے جو نَر ہرن کی ناف سے حاصل ہوتا ہے اور یہ کسی کسی ہرن میں ہوتا ہے۔

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! جن خوش نصیب صحابۂ کرام رضوان علیہم الرضوان نے نبیِ مبارک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسمِ مبارک سے آنے والی خوشبو کو سونگھا ہے اُن کے فرامین سُنئے اور جھومئے۔ حضرتِ جابر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جس کوچہ وبازار سے گزرتے پھر کوئی شخص اُس طرف سے گزرتا تو وہ وہاں کی فضا سے آنے والی خوشبو سے پہچان جاتا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہاں سے گزرے ہیں۔ (دارمی، 1/ 45، حدیث:66، الشفاء، 1/ 63)

گزرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہو کر　　رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہو کر

شرحِ کلامِ رضا: سیّدِ والا یعنی ہمارے پیارے پیارے بُلند و بالا، عظمت والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جہاں سے گزرے ہیں، وہ ساری زمین عنبرِ سارا یعنی بہترین خوشبو بَن جاتی ہے، عنبر کی خوشبو بے مثال ہے مگر عنبرِ سارا اور بھی بہترین خوشبو ہے، اُس کا نام ہی عنبرِ سارا ہے۔

اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول

اللہ، اللہ، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی زبان عشق کی زبان اور ان کا قلم عشق کا قلم ہے اور یہ انہی کا حصہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے جو کلام لکھا ہے وہ کلام الامام اِمامُ الکلام یعنی امام کا کلام، کلاموں کا امام ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نعتِ رسول لکھنے کے لئے کیا مانگ رہے ہیں:

طوبیٰ میں جو سب سے اُونچی نازُک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعت نبی لکھنے کو روحِ قُدُس سے ایسی شاخ

شرح کلامِ رضا: سبحانَ اللہ! طُوبیٰ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جو بہت بلند و بالا ہے، اُس کی شاخیں اِتنی گھنی ہیں کہ ہر جنّتی کے گھر میں اُس کی شاخیں پہنچ رہی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں روحِ قُدُس یعنی حضرتِ جبریل علیہ السلام سے عرض کروں کہ آپ مجھے سب سے اونچے جنتی درخت طوبیٰ کی سب سے اونچی، نازک اور سیدھی نکلی ہوئی شاخ عطا کر دیجئے تاکہ میں اِس سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعت لکھوں۔ پہلے لکڑی کے قلم (پین) کو سیاہی میں ڈبو کر لکھا جاتا تھا، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے جس پین کی تمنا کی ہے وہ ایسا پین ہے کہ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا ہے۔ ہم جنّت کی نعمتوں کے بارے میں صرف سُن سکتے ہیں سمجھ نہیں سکتے، جنّت کی

نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کا خطرہ و خیال بھی دِل پر نہیں گزرتا۔ ابھی تو ہم جنّت کی نعمتوں کے بارے میں سُن سُن کر دِل کو بہلا رہے ہیں لیکن اِن شاءَ اللہ جب ہم آقائے کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کرم سے جنت میں جائیں گے تو پتا چلے گا کہ جنّت کی نعمتیں کیسی ہوتی ہیں۔

باغِ جنّت میں محمد مسکراتے جائیں گے   پھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

خوشبودار ہاتھ شریف

مسلم شریف میں ہے: خادمِ نبی حضرتِ اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک بدن کی خوشبو سے بڑھ کر کسی عنبر، کستوری اور کسی چیز کی خوشبو کو نہ پایا۔ (مسلم، ص978، حدیث:6053) حضرتِ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُن کے رُخساروں (Cheeks) پر ہاتھ پھیرا (جیسے ہم بچے کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہیں) تو وہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے ایسی ٹھنڈک اور خوشبو پائی کہ گویا اَبھی آپ نے عطر بیچنے والے کے صندوق (Box) سے اپنے ہاتھ باہر نکالا ہے۔ (مسلم، ص978، حدیث:6052)

واہ اے عطرِ خدا ساز مہکنا تیرا   خوبرو مَلتے ہیں کپڑوں میں پسینہ تیرا

(ذوقِ نعت، ص23)

شرحِ کلامِ حسن: اے عطرِ خدا ساز یعنی اللہ پاک کے بنائے ہوئے اے عطر! تیری مہک اور تیری خوشبو کی لپٹیں بھی کیا خوب ہیں کہ ”خوبرو“ یعنی حسین و خوبصورت لوگوں کو تیرا پسینا نصیب ہو جائے تو وہ اپنے کپڑوں پر اِسے مَلتے ہیں۔ نیز صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پسینہ مبارک لے کر اپنے کپڑوں پر مَلنا ثابت ہے۔

خوشبوئے مصطفےٰ کی شان

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی بچے کے سر پر اپنا

مبارک ہاتھ پھیرتے تو وہ بچہ خوشبو سے پہچانا جاتا کہ اِس پر حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ پھیرا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کسی سے بھی ہاتھ شریف مِلاتے تو اُس شخص کا ہاتھ سارا دن خوشبو سے مہکتا رہتا۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص578، سیرتِ رسول عربی، ص263)

اے عاشقانِ رسول! جن کے مبارک لُعاب شریف (تھوک شریف) میں شِفا ہو، جن کے مبارک وُجود میں خوشبو ہی خوشبو ہو بلکہ جن کے مبارک پسینے کو بطورِ عطرِ اِستعمال کیا جاتا ہو اور لگانے والا سب لوگوں میں مہک اُٹھتا ہو اُن کی مبارک ذات کی خوبیاں کون بیان کر سکتا ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ کے عظیم بُزرگ حضرتِ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مدینۂ منورہ کی مبارک مٹّی میں خاص قسم کی خوشبو ہے جو مُشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔

(مدارج النبوۃ، 1/24)

عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آنکھ، کان و بینیٔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

(7 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک کی نعمتوں میں سے **"حواسِ خمسہ"** بھی ہیں، دیکھنے، سُننے، چکھنے، سونگھنے اور چھونے کی قوت کو **"حواسِ خمسہ"** کہتے ہیں، ایک انسان میں آنکھ، کان، زبان، ناک اور ہاتھ کی قوت کا مکمل طور پر دُرست ہونا اللہ پاک کی بہت بڑی نعمتوں میں سے ہے۔ اللہ کریم کے پیارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی جس جس اَدا و خوبی کو دیکھیں وہ ربُ العزت کی خاص عنایتوں سے بدرجہ اَتم (یعنی مکمل طور) آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں موجود ہے، سچ تو یہ ہے کہ رَبِّ ذُوالجَلَال کے محبوبِ بے مثال صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا "بال بال" باکمال ہے۔

الغرض اُن کے ہر مُو پہ بے حد دُرود اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سَلام

شرحِ کلامِ رضا: ”مُو“ بال کو کہتے ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک شان کے مختلف گوشوں کو بیان کرتے کرتے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ الغرض! یعنی قصہ مختصر یہ کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہر ہر بال پر بے حد رحمتیں اور دُرود ہوں اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر ہر عادتِ کریمہ پر اللہ پاک کے لاکھوں سلام ہوں۔

مبارک کان کی شان

اے عاشقانِ رسول! نور والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کان مبارک کامل و مکمل تھے اور اِن مبارک کانوں کی شان ایسی تھی جیسی کائنات میں کسی کو نہ ملی، نہ ملے۔ ہزاروں میل دور آسمانوں کی چرچراہٹ (جو ایک خاص قسم کی آواز ہے) سُن لیا کرتے تھے۔ ترمذی شریف میں ہے: رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بیشک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سُنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

(ترمذی، 4/ 141، حدیث: 2319)

اے کرم کی کان اے گوشِ حضور   سُن لے فریادِ غریباں الغیاث

شرحِ کلامِ حسن: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ بڑے فضل و کرم والے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کان ہم جیسے غریبوں کے دُکھ دَرد کی فریاد سُن لیں۔

مبارک ناک کی شان

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر طرح سے بے عیب تھے، آپ کا ہر عضوِ شریف (Holy Part of Body) مناسب تھا جس پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناک شریف دراز، باریک اور بیچ میں قدرے بُلند تھی۔ جس پر ہر وقت نور کی برسات رہتی اور ہر طرح سے مناسب اور خوبصورت تھی۔

(مواہب لدنیہ، 2/ 16)

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود   اُونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی نظریں شرم و حیا کی وجہ سے اکثر نیچی رہتی تھیں اور جب اُونچا دیکھتے تھے تو عرشِ معلّٰی، لوحِ محفوظ کو پڑھ لیتے تھے۔

مبارک آنکھ کی شان

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مبارک آنکھیں ایسی دِلکش تھیں کہ دیکھنے والا قربان ہو جائے، تِرمذی شریف میں حضرتِ مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مبارک آنکھیں سُرمگیں (یعنی بغیر سُرمہ لگائے سُرمہ لگی ہوئی نظر آتیں) اور پلکیں شریف گھنی اور لمبی تھیں۔ (شمائل ترمذی، ص19، حدیث:6)

حضرتِ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے مبارک اَبرو (Holy Eyebrows) سائز میں بڑے تھے اور ان پر بال شریف مناسب تھے نہ بہت زیادہ نہ بالکل کم اور دور سے آپس میں ملے ہوئے لگتے تھے۔ (الوفا لابن جوزی، 2/7)

مبارک آنکھوں کی طاقت کا بھی کیا کہنا! حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم رات کے وقت بھی ایسے دیکھتے تھے جیسے دِن کی روشنی میں دیکھتے تھے۔ (دلائل النبوۃ، 6/75)

ہُوں کر دو تو گردوں کی بِنا گر جائے   اَبرو جو کھچے تیغِ قضا کر جائے
اے صاحبِ قَوسَین بس اَب رَد نہ کرے   سہمے ہوؤں سے تیر بلا پھر جائے

شرحِ کلامِ رضا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! آپ کے حُسن و جمال اور جلالِ باکمال کی کیا عظمت و شان ہے اگر ”ہوں“ فرمادیں تو آسمان کی بنیاد ہل جائے اور اگر آپ کے مبارک اَبرو پر بَل یعنی ہلکا سا نشان آجائے تو فیصلے بدل جائیں۔ اے معراج کی رات اللہ پاک سے ملاقات فرمانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! آپ بس اَب کرم فرما دیجئے کہ ہم

ڈرے ہوؤں، خوف زدوں اور کمزوروں سے بلاؤں، آفتوں اور مصیبتوں کا رُخ پھر جائے۔

گرِدابِ بَلا میں پھنس کے کوئی طیبہ کی طرف جب تکتا ہے
سلطانِ مدینہ خود آکر بگڑی کو بنایا کرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آواز و بازوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

(8 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے آپ نے باغات میں گلاب کے پھولوں کو کھلتے دیکھا ہو، آیئے میں آپ کو ایسے گُلاب کے بارے میں بتاتا ہوں کہ کائنات کے اُس حسین ترین گُلاب سے باغ نہیں بلکہ باغات نکلتے ہیں اور وہ ہیں میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے نرم و نازک، دِلکش و دِلکشا گُلاب کی تازہ پتیوں سے بھی نرم و مُلائم ”ہونٹ مبارک“ (Holy Lips)۔

وہ گُل ہیں لب ہائے نازک اُن کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گُلاب گلشن میں دیکھے بُلبل یہ دیکھ گلشن گُلاب میں ہے

شرحِ کلامِ رضا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! آپ کے پیارے پیارے گُلابی ہونٹ مبارک ایسے نرم و نازک ہیں کہ اُن سے ایک نہیں سو نہیں ہزار نہیں بلکہ ہزاروں پھول نکلتے ہیں، اے پھولوں کے دیوانے بُلبل! تم نے کئی باغات میں گلاب کے طرح طرح کے پھول دیکھے ہوں گے، میرے محبوب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مبارک ہونٹ شریف دیکھ، یہ ایسے گُلاب ہیں کہ اس گُلاب سے پورے پورے باغات نکلتے ہیں۔

مبارک ہونٹ شریف

اے عاشقانِ رسول! نور والے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ہونٹ مبارک (Holy Lips) ساری کائنات کے لوگوں کے ہونٹوں سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ (مواہب اللدنیہ، 2/17) (نبیِ

پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو) جب قبرِ انور میں اُتار اگیا تو مبارک ہونٹ ہِل رہے تھے، بعض صحابہ نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ "اُمّتی اُمّتی" فرماتے تھے۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/717 بتغیر)

جنھیں مرقد میں تاحشر اُمّتی کہہ کر پُکاروگے　　ہمیں بھی یاد کرلو اُن میں صدقہ اپنی رحمت کا

شرحِ کلامِ رضا: یارسول اللہ! آپ کو اپنی رحمت کا صدقہ! جن خوش نصیبوں کو آپ قبرِ انور میں امتی فرمائیں گے اور جو جو لوگ آپ کی مراد ہوں گے، ان ایمان والوں میں ہمیں بھی شامل فرمالیں، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے کلام میں بہت گہرائی ہوتی ہے، مَیں اِس شعر میں ایمان کی سلامتی کی دُعا محسوس کررہا ہوں، یہاں یقیناً اُمت سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعوتِ اسلام کو قبول کیا اور ایمان کے ساتھ اِس دنیا سے رخصت ہوئے۔

مبارک زبان کی شان

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک بہت ہی زیادہ پیاری تھی اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی خوش آواز اور میٹھی گفتگو کرنے والا نہ تھا۔ (جواہر البحار (مترجم)، 3/260)

سرتابقدم ہے تنِ سُلطانِ زَمن پھول　　لَب پُھول دَہن پُھول ذَقن پھول بدن پھول

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا و مولیٰ، زمانے کے شہنشاہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سرِ مبارک سے لے کر قدم شریف تک سارا جسمِ پاک اپنی لطافت (یعنی نرمی و نازکی) میں پھول ہے، مبارک ہونٹ بھی پُھول، مبارک مُنہ بھی پھول، ٹھوڑی شریف (Holy Chin) بھی پُھول تو سارا نورانی بدن بھی پھول۔

مبارک دانتوں کی شان

اے عاشقانِ رسول! آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا منہ مبارک (Holy Mouth) کُشادہ تھا اور دانت مبارک آپس میں بالکل ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ اُن میں کچھ فاصلہ تھا، حضرتِ

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم گفتگو فرماتے تو سامنے والے دانتوں سے نُور نکلتا دکھائی دیتا، حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک دانتوں کا مسوڑھوں اور جبڑوں کے اندر جڑاؤ (یعنی فِکس ہونا) انتہائی خوبصورت اور حسین اَنداز میں تھا اور ترتیب میں کمالِ حُسن محسوس ہوتا۔ (الوفا لابنِ جوزی، 2/ 9) حضرتِ امام بوصیری رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے مشہور عربی نعتیہ کلام ”قصیدہ بُردہ شریف“ میں فرماتے ہیں:

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمٖ

ترجمہ: یوں معلوم ہوتا ہے کہ سیپ میں چُھپا ہوا موتی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گفتگو شریف اور مُسکرانے کی دو، ”کانوں (یعنی زبان مبارک اور ہونٹوں) سے ہیں۔“ مطلب یہ ہے: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گفتگو شریف اور مبارک دانت حُسن اور آب و تاب میں چمکدار موتیوں (Shiny Pearls) سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ (کشف بردہ، ص 231)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب *** صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قصیدہ بُردہ شریف کی مقبولیت

حضرتِ جلال الدین محلّی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: بعض بزرگوں نے حضرتِ صدیقِ اکبر، عاشقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی خواب میں زیارت کی کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے خوبصورت اَنداز میں قصیدہ بُردہ شریف کے اِس شعر اور اِس سے پہلے والے شعر سے نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پڑھ رہے ہیں۔ (شرح القاری علی البردۃ، ص 300)

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا، نور والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب خطبہ اِرشاد فرماتے تو آپ کی مبارک آواز سب کو سُنائی دیتی، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خطبے میں اِرشاد فرمایا: ”اِجْلِسُوْا“ یعنی بیٹھ جاؤ تو صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ

بن رَواحہ رضی اللہُ عنہ نے (دُور) قبیلہ بنی تمیم کے مقام پر اِس مبارک آواز کو سُنا اور فوراً وہیں بیٹھ گئے۔ (جواہر البحار (مترجم)، 3/ 261) یہ تھے فرمانبردار صحابہ۔ پھر ہم کیوں نہ کہیں:

ہر صحابیِ نبی .... جنّتی جنّتی — فاطمہ اور علی .... جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی .... جنّتی جنّتی — ہیں حسن حسین بھی .... جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی.......... جنّتی جنّتی — ہیں معاویہ بھی .... جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی .... جنّتی جنّتی — اور ابو سفیان بھی .... جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی................ جنّتی جنّتی — والدین نبی .... جنّتی جنّتی

مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کندھوں کے درمیان کچھ فاصلہ تھا اور مبارک کندھے (Holy Shoulders) فربہ (یعنی گوشت سے بھرے ہوئے) تھے۔ (الوفا لابن جوزی، 2/ 12) مبارک ہاتھ ریشم (Silk) سے ملائم اور برف سے زیادہ ٹھنڈے اور مضبوط تھے، نازک ہتھیلیاں (Palms) گوشت سے بھری ہوئی تھیں۔ (مدارج النبوۃ، 1/ 25)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَعضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(9 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

مبارک قد کی شان

اے عاشقانِ میلادِ مصطفےٰ! اللہ کریم کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا قد مبارک (Holy Height) نہ تو بہت بڑا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا تھا البتہ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اَکیلے چلتے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف دَرمیانے قد کی نسبت کی جاتی تھی، یعنی جب آپ چلتے تو کہا جاتا کہ آپ درمیانے قد کے ہیں، اِس کے باوجود جب کوئی لمبے قد والا شخص آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ چلتا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا معجزہ یہ تھا کہ آپ ہی بڑے قد والے نظر آتے تھے۔ بسا اَوقات جب دو لمبے قد والے شخص آپ کے دائیں

بائیں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معجزے کے طور پر قد میں اُن سے بڑے نظر آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جب وہ دونوں جُدا ہو جاتے تو اُنہیں لمبے قد والا کہا جاتا اور شہنشاہِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف درمیانے قد کی نسبت کی جاتی۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

ترا قدِّ مبارک گُلبُنِ رَحمت کی ڈالی ہے
اِسے بو کر ترے رَب نے بِنا رحمت کی ڈالی ہے

شرحِ کلامِ رضا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کا مبارک قد (Holy Hight) ”رحمت کے سُرخ گلاب“ کی شاخ ہے کہ اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پیدا فرما کر سارے جہاں کے لئے رَحمت کی بُنیاد (Base) رکھ دی ہے۔

بالِ مبارک

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک بال اِنتہائی حسین اور بہت خوبصورت تھے۔ نہ تو بالکل سیدھے اور نہ بہت زیادہ گھنگریالے (Curly) تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُن میں کنگھی شریف فرماتے تو ایسے معلوم ہوتے جیسے ریت میں لہریں ہوتی ہیں۔ روایت میں ہے: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارَک زُلفیں (Blessed Locks of Hair) کبھی آدھے کان مبارَک تک تو کبھی کان مبارَک کی لَو تک اور بعض اَوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چومنے لگتیں۔ (شمائل ترمذی، ص 18، 34، 35، حدیث: 4، 23، 24، 25، 26) بعض اَوقات آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے مبارک بالوں کے چار حصے کر دیتے اور ہر کان مبارک دو حصوں کے درمیان سے ظاہر (یعنی نکلا) رہتا اور بعض اَوقات اپنے مبارک بالوں کو کانوں پر کر لیتے جس سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گردن شریف چمکتی ہوئی ظاہر ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سرِ انور اور داڑھی مبارک میں کُل 17 بال سفید تھے۔ آپ صلی اللہ

علیہ والہٖ وسلم کی رِضا(یعنی خوشی)اور ناراضی چہرۂ پاک سے معلوم ہوجاتی تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی جِلد مبارک (Holy Skin) بہت زیادہ صاف تھی۔ پیشانی مبارک کُشادہ (Wide Blessed Forehead) اور داڑھی مبارک گھنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اپنی داڑھی مبارک کو بڑھاتے اور مونچھوں کو پست (یعنی چھوٹا) رکھتے تھے۔ (احیاء العلوم، 2/470)

بال مبارک کی شانِ عظمت نشان

عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بدنِ مبارک سے نسبت رکھنے والے مختلف تبرکات کا ذکرِ خیر کرنے کے بعد کچھ اِس طرح فرماتے ہیں: اوراِن میں سب میں بہت زیادہ عظمت والا حضور پرنور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ریش یعنی داڑھی مبارک کا موئے مُطَہّر ہے (یعنی پاک کرنے والا) مبارک بال ہے، مسلمانوں کا ایمان گواہ ہے کہ ساتوں آسمان وزمین ہرگز اُس ایک موئے مبارک کی عظمت کو نہیں پہنچتے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/415)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جن کی مبارک داڑھی کے بال کی یہ ”عظمت“ ہے تواُن کی داڑھی شریف کی کیا شان ہوگی اور جن کی داڑھی مبارک کی یہ شان ہے اُن داڑھی والے آقا کی کیا شان ہوگی۔

کالیاں زُلفاں والا دُکھی دِلاں دا سہارا قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
دیندے نے گواہی ذرّے ذرّے کوہِ طور دے ویکھ دے نصیباں والے جلوے حضور دے
آمنہ دا چَن تے حلیمہ دا دُلارا قسم خُدا دی مینوں سب نالوں پیارا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَنگ مبارک

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مبارک رَنگ کے حوالے سے ”شمائلِ ترمذی“ اور ”شفا شریف“ وغیرہ میں ہے کہ نبیِ کریم

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک رنگ سفید تھا جس میں سُرخی ملی ہوئی ہوتی تھی، بالکل چونے یا سفیدی کی طرح رنگ مبارک نہ تھا بلکہ سفید چہرۂ مبارک میں ہلکی ہلکی سُرخی ملی ہوئی ہوتی، اور دُنیا میں یہ رنگ پسندیدہ مانا جاتا ہے بالخصوص اہلِ عرب کے نزدیک۔ اور جنت میں پسندیدہ رنگ سونے کا ہے، علمائے کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دُنیا میں یہ دونوں رنگ عطا فرمائے ہیں اور سفید رنگ میں سُرخی ملی ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رنگت میں چمک پیدا ہوتی تھی۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

قدمینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(10 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

اے عاشقانِ رسول! صحابیِ رسول حضرتِ عبد اللہ بن بُرَیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اَکرم، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت قدموں (Beautiful Feet) والے تھے۔ (مواہب لدنیہ، 2/63)

دِل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا ‏ ‏ ‏ ‏ سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معانی: کف: تلوا۔ **پا:** پاؤں۔ **چاند سا:** چاند کے جیسا۔ **ذرا:** تھوڑی دیر کے لیے۔)

حافظ ابنِ حجر مکی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پاؤں مبارک کی اُنگلیوں میں سے سَبابَہ (اَنگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی مبارک) دراز تھی۔ (مدارج النبوۃ، 1/20) مبارک پنڈلیاں (Blessed Shins) قدموں کی طرف سے (اِنتہائی مناسب اَنداز میں) پتلی تھیں۔

مبارک پنڈلیوں کی شان

حضرتِ سُراقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو قریب سے دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینۂ پاک ہجرت فرما رہے تھے،

آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اُونٹنی پر سوار تھے اور مبارک پاؤں رِکاب (Stirrup) میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک پنڈلیاں (اپنی سفیدی اور چمک دمک میں) یوں معلوم ہو رہی تھیں جیسے کھجور کا خوشہ اپنے پردے سے اَبھی اَبھی باہر نکلا ہو۔ پاؤں مبارک کی تروتازگی کا یہ عالَم تھا کہ دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ اَبھی اِن سے پانی بہ کر اَلگ ہوا ہے اور مبارک ایڑیوں (Blessed Ankles) پر گوشت کم تھا۔ بعض بڑے بلیغ عربی شاعروں نے مبارک قدموں کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں اِن کے وسیلے سے یوں دُعا کی ہے:

اے ربِّ کریم! اُن مبارک قدموں کا صدقہ جس سے تُو نے بڑے بُلند مقامات، قابَ قوسین طے کروائے، اُن مبارک قدموں کی عزت و عظمت کا واسطہ! جس کے طُفیل تُو نے مخلوق کے کندھے کو رِسالت کے لئے زینہ بنایا، براہِ کرم! میرے قدموں کو پُلصراط پر ثابت قدم رکھ اور عذابِ جہنم سے بچانے والا اور صحیح وسالم رکھنے والا بنا اور اِن دونوں کو میرے لئے ذخیرہ بنا اور جس کو یہ دونوں وسیلے مِل گئے تو وہ عذاب اور جہنم کے خوف سے محفوظ و مامون ہو گیا۔ (الوفا لابنِ جوزی، 15/2)

گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے
نُور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

شرحِ کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں عرض کر رہے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! میری قبر کی رات اَندھیری ہے، خدا کے واسطے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میری قبر میں تشریف لے آیئے کیونکہ جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میری قبر میں تشریف لائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پیارے پیارے نورانی قدموں سے میری قبر نُور سے جگمگا اُٹھے گی، روشن ہو جائے گی۔

مبارک قدموں کی شان

حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جب چلتے تو

جھک کر چلتے گویا کہ اُوپر سے اُتر رہے ہیں۔ (جس طرح پھولوں والی ٹہنی جھکتی ہے) اور قدم مبارک چُستی، طاقت اور سُرعت (یعنی جلدی) کے ساتھ اُٹھاتے تھے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زمین پر ہمیشہ پورا قدم (مبارک) رکھتے تھے، میں نے کسی کو راستے میں رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ تیز چلتے نہیں دیکھا گویا کہ زمین آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں کے نیچے لپیٹی جاتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معمول کے مطابق (Normal) بے تکلف چلتے تھے اور جب صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ چلتے تو صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو اپنے آگے آگے چلاتے اور فرماتے میری پیچھے کی جگہ کو فرشتوں کے لئے خالی چھوڑ دو۔

(مدارج النبوۃ، 1/23)

مبارک نعلین کی شان

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعلین پاک (جوتی شریف) کے دو تسمے (Laces) تھے جو دو تسموں سے بٹے ہوئے تھے۔

(ابن ماجہ، 4/166، حدیث: 3614)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایک جوتا شریف میں دو تسمے ہوتے تھے ہر تسمہ بٹا ہوا، اِسی طرح حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین پاک تھے، اُس زمانہ میں چپل کا رواج عام تھا وہ بھی تسمے والی۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جوتی مبارک کے دونوں چمڑے کے فیتے آپ کے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان سے ہو کر پنجے مبارک کے دائیں بائیں جُڑے ہوئے تھے۔ نقشِ پاک والی چپل نبیِ کریم نے اکثر پہنی ہے مگر یہ چپل کبھی کبھی۔

(مرآۃ المناجیح، 6/141-144 بتغیر)

کیا عمامے کی ہو بیاں عظمت　　تیری نعلین تاجِ سر آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وِلادتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

(11 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

سب سے بڑی رَحمت

اَلحمدُلِلّٰہ! ربیع الاوّل شریف پورے کا پورا مہینا رحمتوں اور برکتوں والا مہینا ہے کیونکہ اِس میں اللہ کریم کے آخری رسول، بی بی آمنہ کے پُھول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی وِلادت (Birth) ہوئی ہے۔ مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جہاں میں اللہ پاک کا فضل و رحمت بَن کر تشریف لائے اور یقیناً اللہ پاک کی رحمت اُترنے کا دِن خوشی و مسرّت کا دِن ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ-هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (۵۸)
(پ11، یونس: 58)

ترجمۂ کنز الایمان: ”تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے۔“

فضل و رحمتِ خداوندی پر خوشی کا حکم خود قرآنِ کریم ہمیں بیان فرمارہا ہے جیسا کہ اَبھی آیت میں بیان کیا گیا۔ تو کیا جنابِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی اللہ پاک کی رحمت ہے؟ سب سے بڑی اللہ پاک کی رحمت آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہی ہیں، ﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (۱۰۷)﴾ (پ17، الانبیا: 107) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے“۔

سحابِ رحمت باری ہے بارہویں تاریخ　　کرم کا چشمہ جاری ہے بارہویں تاریخ

(ذوقِ نعت، ص 121)

ولادتِ شریف کے وقت کی برکات

آیئے آپ کو ولادتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حوالے سے ایمان اَفروز روایات سُناتا ہوں، مَوَاہِبُ اللَّدُنِّیَہ میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک خصوصیت (Speciality) یہ بھی ہے کہ قرآنِ کریم سے قبل تشریف لانے والی آسمانی کتب میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دُنیا میں تشریف لانے کی خوشخبریاں تھیں۔ (مواہب لدنیہ، 2/272)

مُبارَک ہو حبیبِ ربِّ اَکبر آنے والا ہے   مبارَک! اَنبیا کا آج اَفسر آنے والا ہے
جو ہے سردار، عالَم کے سبھی سجدہ گزاروں کا   خدا کا آج وہ سچّا ثناگر آنے والا ہے

والدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کچھ آسان کرکے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں: پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اپنی اَمّی جان کے پیٹ میں تشریف لائے تو فرشتوں نے شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑا اور ابلیس (یعنی شیطان) کا تخت دریا میں ڈال دیا اور چالیس دِن اُس پر عذاب کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وِلادتِ باسعادت (Holy Birth) کے ساتھ ایک عجیب وغریب نُور ظاہر ہوا کہ اُس کی روشنی میں مکے میں رہنے والوں نے مُلکِ شام کے مکانات دیکھے۔ وِلادت (Birth) کے وقت ستارے زمین کی طرف اِس قدر جُھکے تھے کہ دیکھنے والوں کو گُمان ہوتا تھا کہ شاید ہمارے سر پر گر پڑیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیدا ہوئے، اُس وقت آپ کے دادا جان (Grand Father) حضرتِ عبدالمطّلِب رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ میں تھے دیکھا کہ بیت اللہ نے مقامِ ابراہیم میں سجدہ کیا۔

(انوارِ جمالِ مصطفےٰ، ص181 ملتقطا)

جبکہ پیدا شہِ اِنس و جاں ہوگیا   دُور کعبہ سے لوثِ بُتاں ہوگیا
ہر ستارہ شبِ مولدِ مصطفیٰ   شمعداں شمعداں ہوگیا

طوطیٔ اَصفہاں، سُن کلامِ رضا　　بے زباں بے زباں بے زباں ہوگیا

ایسے پیارے سے محبت کیجیے

اگر آدمی اِحسان کی وجہ سے کسی سے محبت رکھے تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت رکھنا لائق تر (یعنی زیادہ حق) ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہم کو دَوزخ سے بچایا اور جنّت کی راہ پر چلایا (یعنی کُفر سے بچاکر ایمان کی دولت عطا فرمائی) اور جو حُسن و جمال کے سبب محبت رکھے تو بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی سے محبت رکھنی چاہیے کہ اللہ پاک نے تمام جہان سے زیادہ حُسنِ ظاہری اور باطنی (Apparent and Hidden Beauty) آپ کو عطا فرمایا۔ (انوارِ جمالِ مصطفےٰ، ص187، 188)

اے عاشقانِ میلاد! گھر گھر، گلی گلی، دُکان دُکان، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ جشنِ وِلادت منایئے اور سارا سال اِس کی برکتیں حاصل کیجیے۔

میلاد شریف منانے کی برکتیں

حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آپ کے میلاد شریف میں یہ تاثیر ہے کہ جس گھر میں پڑھا جاتا ہے، ایک سال تک وہاں خیر و برکت، سلامتی و عافیت اور رِزق کی وُسعت اور مال کی کثرت رہتی ہے، اِسی واسطے مکہ و مدینہ و مصر و شام و یمن کے لوگ ہمیشہ میلاد کی محفلیں کرتے ہیں اور جب ربیع الاوّل (کا مبارک مہینا) آتا ہے خوش ہوتے ہیں، اَچھے لباس پہنتے ہیں اور زینت و تجمّل (یعنی بننا، سنورنا) ظاہر کرتے ہیں اور کپڑوں میں خوشبوئیں لگاتے ہیں، خیرات زیادہ کرتے ہیں، وِلادت شریف (کے واقعات و بیانات) سُننے کا مکمل اہتمام کرتے ہیں اور اِسے بڑی کامیابی اور بڑے ثواب کا کام سمجھتے ہیں۔

(انوارِ جمالِ مصطفےٰ، ص209 بتغیر)

ربیع الاوّل میں پیر شریف کے دِن وِلادت کیوں ہوئی؟

حضرتِ علّامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:(محبوبِ ربِّ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وِلادت کسی) بابرکت دِن مثلاً جمعہ اور بابرکت مہینے محرّم یا رَمضان میں نہ ہوئی تاکہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو زمانے اور وقت سے شَرف ملا (یعنی بُزرگی حاصل ہوئی) بلکہ حق یہ ہے کہ خود وقت اور زمانے نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فضیلت پائی ہے۔ (جواہر البحار (مترجم)، 3/242)

محبوبِ ربِّ اکبر تشریف لا رہے ہیں
آج انبیا کے سَرور تشریف لا رہے ہیں
کیوں ہے فَضا معطّر! کیوں روشنی ہے گھر گھر
اچّھا! حبیبِ داوَر تشریف لا رہے ہیں
عطّارؔ اَب خوشی سے پھولا نہیں سماتا
دُنیا میں اُس کے سَرور تشریف لا رہے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خصائصِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(14 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

اے عاشقانِ رسول! گزشتہ یعنی گزرے ہوئے انبیائے کِرام میں سے کسی نبی کو ایک اور کسی کو زیادہ معجزات عطا کئے گئے اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے۔ کسی نبی کے ہاتھ میں معجزہ تھا، کسی کی سانس میں اور کسی کی آنکھ میں۔ (مرآۃ المناجیح، 8/162) مگر ہمارے آقا سلطانِ دو جہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان یہ ہے کہ:

دیئے معجزے انبیا کو خدا نے
ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رسالت میں حضرت جبرائیل کی حاضری

"اِرشادُ السّاری شرح صحیح البخاری" میں ہے: حضرتِ جبرائیلِ امین علیہ السلام حضرت آدم صَفِیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس 12 مرتبہ، حضرتِ اِدریس علیہ السلام کے پاس 4 مرتبہ، حضرتِ نُوح نَجِیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس 50 مرتبہ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس 42 مرتبہ، حضرتِ مُوسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس 400 مرتبہ، حضرتِ عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السلام کے پاس 10 مرتبہ حاضر ہوئے جبکہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم (جو کہ حبیب اللہ ہیں) کی بارگاہِ عالی میں 24000 چوبیس ہزار مرتبہ حاضر ہوئے۔ (اِرشاد الساری، 1/ 101، تحت الحدیث: 2)

حضرت علّامہ محمد مہدی فاسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس 4 مرتبہ، حضرت ایّوب علیہ السلام کے پاس 3 مرتبہ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس 4 مرتبہ آئے۔ (مطالع المسرات، ص 427 ملتقطا)

بے لقائے یار ان کو چین آ جاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سِدرہ چھوڑ کر

شرحِ کلامِ حَسَن: اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ملاقات کے بغیر حضرتِ جبریلِ امین علیہ السلام کو چین نہیں آتا تھا، اِسی وجہ سے آپ بار بار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔

ساری کائنات کے لئے نبی

دیگر انبیائے کرام علیہم السلام مخصوص قوم کی طرف بھیجے گئے جبکہ اللہ پاک کے رَحمت والے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تمام مخلوق انسان و جنّ، بلکہ ملائکہ (یعنی فرشتوں)، حیوانات اور جمادات سب کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔ جیسا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: وَ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً، یعنی میں ساری مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(مسلم، ص 210، 211، حدیث: 1167)

حضرتِ شیخ عبد الحق محدثِ دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ "تکمیل الایمان" میں فرماتے ہیں: مکی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تمام جِنّوں اور اِنسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے اِسی لئے آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو رَسولُ الثَّقَلَین (یعنی انسانوں اور جنّات کے نبی) کہتے ہیں۔

(تکمیل الایمان، ص 127)

سب سے پہلے نبی (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم)

اے جشنِ وِلادت منانے والے عاشقانِ میلاد! ہم سب کے پیارے پیارے آخری نبی (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) کی خصوصیات (Specialties) میں سے یہ بھی ہے کہ سب سے آخری ہونے کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے نبی بھی آپ (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) ہی ہیں۔ کیونکہ سب سے پہلے مرتبۂ نبوت آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہی کو عطا ہوا۔ فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم): کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی میں اُس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام رُوح و جسم کے دَرمیان تھے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص 400، حدیث: 6424)

فرشتوں کا جُھکا سر سُوئے آدم کس کے باعث سے
ترا ہی نور تھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

بَرَکت کا نُزول

ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ایک خصوصیت (speciality) یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جب (اپنی پیاری پیاری) اَمّی جان کے پیٹ شریف میں تشریف لائے تو ایسی بارش ہوئی کہ نہریں جاری ہو گئیں اور دَرَخت سر سبز و شاداب ہو گئے اور قبیلۂ قریش پر ہر طرف سے بَرَکت نازل ہوئی (حالانکہ اِس سے قبل غذا کی سخت کمی تھی) چنانچہ اُس سال کا نام "سَنَۃُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِھَاجِ" یعنی کُشادگی و خوشحالی کا سال رکھا گیا۔ (انوارِ جمالِ مصطفٰے، ص 172)

شاہِ کونین جلوہ نما ہوگیا
رنگ عالم کا بالکل نیا ہوگیا
منتخب آپ کی ذاتِ والا ہوئی
نامِ پاک آپ کا مصطفٰے ہوگیا
دشمن و دوست مفلس غریب و اَمیر
تیرے صدقہ میں سب کا بھلا ہوگیا

(قبالۂ بخشش، ص68، 73)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

زبانِ پاکِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(28 ربیع الاوّل 1442 کو ہونے والا بیان)

اے عاشقانِ رسول! آپ نے شاید یہ مُحاورہ سُنا ہوگا: "سمندر کو کُوزے میں بند کرنا" اِس کا مطلب یہ ہے کہ بڑی بات کو مختصر اَلفاظ کے ساتھ بیان کر دینا۔ عربی کا ایک مُحاورہ ہے: خَیْرُ الْکَلَامِ مَاقَلَّ وَدَلَّ یعنی بہترین بات وہ ہے جو قلیل یعنی مختصر اور پُر دلیل ہو۔ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے تمام تر فضائل و کمالات کے ساتھ اپنی پاک ذات میں منفرد و بے مثال ہیں۔ آپ جیسا کوئی نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ ہونے کے ساتھ ساتھ "جَوَامِعُ الْکَلِم" (یعنی مختصر سے جملے میں زیادہ معانی کو بیان) کرنے کے معجزے سے نوازے گئے حضرت علّامہ احمد بن محمد صاوی مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تمام زبانیں سکھادی تھیں۔ (حاشیۃ الصاوی، پ13، ابراہیم، تحت الآیۃ:4، 3/ 1014)

"مرآۃ المناجیح" میں ہے: "حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قدرتی طور پر تمام زبانیں جانتے ہیں۔ جب حضور جانوروں، پتھروں، کنکروں کی بولیاں سمجھتے ہیں تو انسانوں کی بولی کیوں نہ سمجھیں گے!۔ (مرآۃ المناجیح، 6/ 335) ایک اور مقام پر ہے: "ہمارے حضور زندگی شریف میں تمام زبانیں جانتے ہیں، حتی کہ لکڑی و پتھر کی زبانیں۔ جانور حضور صلی اللہ علیہ

والہٖ وسلم سے فریادیں کرتے تھے اور اَب بھی ہر زبان سے واقف ہیں۔ حضور کے روضے پر ہر فریادی اپنی زبان میں عرض و معروض کرتا ہے، وہاں ترجمان کی ضرورت نہیں پڑتی۔

(مرآۃ المناجیح، 1/135)

وہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی، وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی
آؤ بازارِ مصطفےٰ کو چلیں، کھوٹے سکّے وہیں پہ چلتے ہیں

پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مختلف علاقوں سے حاضر ہونے والے لوگوں سے انہیں کی زبان میں بِلا تکلُّف گفتگو فرماتے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک گفتگو سب سے زیادہ شیریں یعنی میٹھی اور ادائیگی میں سب سے زیادہ جلد ادا ہونے والی تھی، مبارک گفتگو نہایت لذیذ و دِلنشین تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی گفتگو شریف دِلوں پر بہت زیادہ اَثر انداز ہوتی اور دِلوں کو موہ لیتی یعنی اپنی گرفت میں لے لیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جب بیان فرماتے تو سب سے زیادہ خیر خواہی کرنے والے ہوتے۔ نامناسب بات ہرگز نہ فرماتے۔

حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! میں سارے عرب میں گھوما پھرا ہوں اور میں نے بڑے بڑے فُصحائے عرب (یعنی بہت اچھے اَنداز سے عربی بولنے والوں) کو بھی سُنا ہے لیکن آپ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں سُنا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مجھے میرے رَب نے اَدب سکھایا ہے۔

(مواہب لدنیہ، 2/20)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یُوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
ترے آگے یُوں ہیں دَبے لَچے فُصحا عرب کے بڑے بڑے

کوئی جانے منھ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

(حدائق بخشش، ص108،107)

شرحِ کلامِ رضا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں آپ کی پیاری پیاری گفتگو شریف پر قربان جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جیسی میٹھی اور دلنشین گفتگو کرنے والی زبان کسی کو بھی نہیں ملی، آپ کی مبارک گفتگو میں کوئی اِعتراض نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بیان تو ایسا ہے کہ اُس کا بیان ہی نہیں ہو سکتا۔ اے میرے آقا و مولا! آپ کے سامنے عَرَب کے بڑے بڑے فصیح و بلیغ زبان میں عربی بولنے والے ایسے ہیں، جیسے گونگے ہوں اور اِن کے منہ میں زبان ہی نہ ہو بلکہ نہیں نہیں منہ میں زبان تو کیا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے آنے کے لئے اُن کے جسموں میں جان ہی نہیں ہے۔

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ ہم سب سے زیادہ فصیح ہیں جبکہ آپ کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے پھر اِس میں کیا راز ہے؟ تو شہد سے میٹھا بولنے والے پیارے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: (حضرتِ) اسماعیل (علیہ السلام) کی لُغت (یعنی زبان) مِٹ چکی تھی، (حضرتِ) جبرئیل اُسے میرے پاس لائے، میں نے اِسے یاد کرلیا۔

(الوفاء لابن جوزی، ص54)

مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مجھے "جَوَامِعُ الْکَلِم" کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ (بخاری، 2/303، حدیث:2977)

اے عاشقانِ رسول! آیئے میں آپ کو "جَوَامِعُ الْکَلِم" (یعنی مختصر سے جملے میں زیادہ معانی کو بیان کرنے) کے اَنمول خزانے سے ایک فرمانِ عالی شان سُناتا ہوں، چنانچہ بُخاری شریف میں ہے: (کامل) مُسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ

رہیں اور مہاجر (یعنی ہجرت کرنے والا) وہ ہے جو اللہ پاک کی منع کی گئی چیزوں کو چھوڑ دے۔

شارِحِ بُخاری مفتی شریف الحق اَمجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث بھی اُن جوامع الکلم میں سے ہے جنہیں محدثین نے اُمُّ الاَحادیث میں شمار کیا ہے۔ غور کیجئے! چند الفاظ ہیں مگر اِن میں معانی کے سمندر موجزن ہیں۔ پہلا حصہ بندوں کی تمام حق تلفیوں سے بچنے اور تمام حقوق کی ادائیگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور دوسرا حصہ حُقُوقُ اللہ کی بجا آوری میں ہر قسم کی کوتاہی پر قدغن (یعنی روک) لگا رہا ہے، اَب ذرا سا غور کرنے پر اس کی شرح میں ہر ذی علم دفتر پر دفتر تیار کر سکتا ہے۔ اگر مُسلمان اِن دونوں حصوں پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارا سماج (یعنی معاشرہ) اَمن کا گہوارا بن جائے، اور اِنسان کا بھی ظاہر و باطن کُندن (یعنی سونے کی طرح چمکنے والا) ہو جائے۔ (نزہۃ القاری، 1/309)

اُس کی پیاری فصاحت پہ بے حد دُرود　　اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذّت پہ لاکھوں دُرود　　اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادت کے نعرے

سرکار کی آمد .... مرحبا
سردار کی آمد .... مرحبا
سالار کی آمد .... مرحبا
مختار کی آمد .... مرحبا
غمخوار کی آمد .... مرحبا
تاجدار کی آمد .... مرحبا
شہریار کی آمد .... مرحبا

شہِ ابرار کی آمد ... مرحبا ﷺ
انوار کی آمد .... مرحبا
حُضُور کی آمد .... مرحبا
رسول کی آمد .... مرحبا
اچھّے کی آمد .... مرحبا
سچّے کی آمد .... مرحبا
بشیر کی آمد .... مرحبا

نذیر کی آمد .... مرحبا
مُنیر کی آمد .... مرحبا
بَصیر کی آمد .... مرحبا
شَہیر کی آمد .... مرحبا
خبیر کی آمد .... مرحبا
ظہیر کی آمد .... مرحبا
رؤف کی آمد .... مرحبا

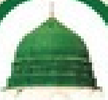

خوشبوئے رسول

حضرتِ بی بی اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جس روز پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا (یعنی انتقال شریف ہوا)، میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مُبارک سینے پر رکھا، پھر کئی ہفتے گزر گئے میں حسبِ معمول کھانا کھاتی اور وضو کرتی رہی لیکن میرے ہاتھ سے مُشک کی خوشبو نہ گئی۔

(دلائل النبوة للبیہقی، 219/7)

978-969-722-197-4
01082205

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net